خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 51

Track 1

Time 37:15

پاکستان ٹیلی ویژن پر انٹر ویو ز

میزبان صاحبہ:پہلے آپ کا تعلق عرف کروانے سے پہلے میں چا ہوں گی ان کی کچھ

Books

دیکھا دوں پہلی جو کتاب ہے میر ے پاس ہے کشکول ،یہ ہے قلندر بابااولیا ء ،اوار یہ ہے ٹیلی پیتھی سیکھئے ،مرا قبہ ،رو حانی نماز،تجلیات ، قلندر کنچسپ ،محمد رسول اللہ ﷺ،کلر تھراپی،پیرا سائیکولوجی اور یہ آخری کتاب ہے خواب اور تعبیر جی یہ ہماری کتا بیں تھیں اورجو ہماری مہمان شخصیت جو ہیں وہ ہیں خواجہ شمس الدین عظیمی صاحب ان کے با رے میں آپ کو بتا تی چلو کہ آپ رو حانی ڈائجسٹ کرا چی اور رو حانی انٹرنیشنل بر طا نیہ کے چیف ایڈیٹر ہیں اخبارات میں کالم لکھتے ہیں رو حانی پر دسترس رکھتے ہیں آپ نے اب تک ساٹھ کتابچے اور چو بیس کتا بیں تصانیف کی آپ ملک کے مختلف شہروںمیں لیکچرز بھی دیتے ہیں با قی کی باتیں آپ سے ساتھ ساتھ ہونگی کیوں کہ ان سے گفتگو کا سلسلہ شروع کر تے ہیں ہمارے سوالا ت کے جوابات آپ تک بھی پہنچے گے اور ان سے ہمیں کافی اچھی معلومات بھی ملیں گی ہسب سے پہلا میرا آپ سے یہ سوال ہے ہ

سوال :کہ آپ نے اتنی بہت ساری کتا بیں لکھیں آپ لیکچرز بھی دیتے ہیں اور لوگوں کے مسئلے مسائل پر بھی با ت چیت کر تے ہیںتو یہ تمام چیزیں آپ نے مائن یچ کی آپ ہمیں یہ بتا ئیں اس تمام

Activities

کے پیچھے

Motif

کیا ہے آپ کا ؟

جواب :میںنے یہ جو کام شروع کیا ہے یہ جوکر رہا ہو ں یہ ایک سلسلے کے طریقے پر قائم ہے اور اس کے مشن کے پیچھے جو جذبہ ہے وہ اللہ کی مخلوق

کی خدمت کر نا ہے مجھے میرے بزرگوں نے بتا یا ہے کہ اگر تمہیں کسی سے دو ستی کر نی ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس آدمی کی عادات اور اس کے خصائل اور اس آدمی کی جو پسندیدہ با تیں ہیں اس کو اپنا لو...صیحح...اس مناسبت سے تمہا ری دو ستی پکی ہو جا ئے گی ہمثلاً یہ کہ ایک نماز ی کے ساتھ آپ دو ستی کر نا چا ہتے ہیں تو آپ کو نمازی بننا ہو گا ...درست...ایک پڑھے لکھے آدمی سے شا عر سے آپ دو ستی کر نا چا ہتے ہیں تو اس شا عری میں دلچسبی آپ کو لینی ہو گی ہتو اگر آپ کو اللہ سے دو ستی کر نی ہے تو اللہ کی عادت کو اپنانا ہو گا ...صیحح ...اور اللہ کی جو عادت ہے یا اللہ کی جو صفت ہے یا اللہ کی جوسب سے بڑی پسندیدہ بات ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ صلہ اور ستائش کے بغیر اپنی مخلوق کی خدمت کر تے ہیں ...درست ...تو اس مشن کے پیچھے مقصد ہے ہما را وہ یہ ہے اللہ کی مخلوق کی خدمت کر نا اور ساتھ ساتھ یہ ہے کہ تو حید کا پر چار کر نا ...صیحح ...ساتھ ساتھ یہ ہے کہ یہ جو دور ہے یہ علم کا اور نا لج کا دو ر ہے موجودہ ہماری جو نسل ہے جو بچے ہیں ان کے ذہن اتنے زیادہ شارک ہو گئے ہیں اور اتنی زیادہ ان کے اندر صلاحیتیں بیدار اور متحرک ہو گئی ہیں کہ ہمارے زمانے میں جو اٹھا رہ انیس سال کا بچہ جو کام نہیں کر سکتا تھا آج وہ پا نچ سال کا بچہ کر لیتا ہے مثلا ً وہ کمپوٹر گیم کھیلتا ہے ریڈیو ٹی وی اس قسم کی جو آپ کے جو سیٹ ہے آج کل کے ان سب کوو ہ چلا لیتا ہے ...صیحح...تو اس کا مطلب ہے جو عمر ہے وہ بیس سال کا وقفہ اس میں پڑھ گیا یعنی بیس سال زیادہ نا لج ہے ہمارے بچوں میں درست ... تو ہم یہ ایک پروگرام بنا یا سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام کے مشن کی تر ویج کے لئے اور اس کو رو شن او شنا س کر انے کے لئے کہ مو جودہ دو ر کے مطا بق ہم نا لج لوگوںتک پہنچا ئیں خصوصاً اپنے بچوںتک تاکہ وہ کھولے ذہن سے مذہب کا ااسلام کا اور سیدنا حضور علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کا مطا لعہ کر کے اسلام کی خدمت کر یں اور جو مسلمانوںمیں یہ انتشاق انحراق اور ذلت اور رسوائی کا ایک پٹرن بن گیا ہے اس سے پو ری مسلمان قوم آزاد ہو سکتی ہے ۔

میزبان صاحبہ:عظیمی صاحب آپ نے بہت ساری کتا بیں لکھی وہ تو میرے سامنے ہیں آپ نے انگلش میں بھی لکھی اردو میں بھی لکھی تو آپ ہمیں یہ بتا ئیں کہ جو بات آپ اپنے پڑھنے والوں تک پہنچا نا چا ہتے تھے کیا آپ اس میں کا میاب ہو ئے ہیں ؟

خواجہ صاحب :جی دیکھئے میں نے اب تک کہ تقریبا ً چو بیس یا پچیس کتا بیں لکھی ہیں جن میں سے چا ر کتا بوں کاا نگلش تر جمہ ہو چکا ہے۔

میزبان صاحبہ :اچھا ...

خواجہ صاحب : اور سالفوڈ یو نیو ورسٹی میں میرے دو کتا بیں سلیبس کے طور پر پڑھا ئی جا تی ہیں سیالفوڈ یو نیوورسٹی میں ہے تین کتا بوں کا عربی میں تر

جمہ ہو چکا ہے جس کا اب اوزابی گو رئمنٹ میں اس کی وہاں رہنما ئی بھی ہو ئی تقریب بھی ہو ئی پشتو میں تر جمہ ہوا فا رسی میں تر جمہ ہوااور ایک کتاب ہے قلندر شعور جو آپ نے دیکھا ئی ہے جس کا روسی زبان میں بھی تر جمہ ہو چکا ہے ۔

میزبان صاحبہ :اچھا بہت اچھی بات ہے ۔

خواجہ صاحب : ہم نے اس مشن کو چلا نے کے لئے جگہ جگہ سنیٹرقائم کئے ہیں وہ جو آپ نے کتاب دیکھا ئی مرا قبہ ہم نے جو سنٹر قائم کئے ہیں ان کی تعداد 73 ہے ۔

میزبان صاحبہ :ابھی آپ ذکر کر رہے تھے مراقبہ کا تو اسی کے سلسلے میں سوال کر نا چا رہی تھی کہ یہ کیا چیز ہے اس کا طریقہ علاج جو ہے یہ کہاں تک کامیاب ہے ؟

خواجہ صاحب : جی ہم نے سینٹریے جو کھولیں ہیں سینٹر کا سب کا نام ہی مرا قبہ ہال ہے اچھا جی اور یہ انگلینڈ میں ہے امریکہ میںہے کنیڈا میں ہے ناروے میں ہے فرانس میں ہے جرمنی میں ہے اور اس کے ساتھ ساتھ رو سی میں ہے یہ جو ہمارے سنیٹر ہیں پاکستان کے ہر بڑے شہر میں ہے یہاں آپ کے روالپنڈی میں بھی ہے ۔اس میں ہم مرا قبہ کی تعلیم دیتے ہیں مرا قبہ سے مرا قبہ کا جو تر جمہ آپ انگریزی میں کر یں گے وہ

Mediation

ہے اور اس کو سمجھنے کے لئے اس کو آپ

constration

بھی کہہ سکتے ہیں یعنی ذہنی خلفشار کو ختم کرکے کسی ایک نقطے پر ذہن کو اس طرح مر کوز کیا جا ئے کہ اس کا حصول آسان ہو جا ئے ۔

میزبان صاحبہ :درست ...

خواجہ صاحب : تو یہ مرا قبہ ہے اب مرا قبہ کے ذریعے جو ہمیں چیز حاصل ہو تی ہے سب سے پہلے پیس حاصل ہو تا ہے۔

میزبان صاحبہ :درست ...

خواجہ صاحب : ہمارے جو ذہنی انتشار ہیں وہ ختم ہو تا ہے اب ذہنی جب انتشار ختم ہو گا یا ملابڑے پیشنڈاور دو سرے بے شمار امرا ض جو ہیں ان سے بھی نجات ملے گی تو مرا قبہ اصل میں اندر گہرا ئی میں جا کر تفکر کر نے کا ایک عمل ہے اب مرا قبہ کے ذریعے آپ معاورائی دنیا میں بھی جا سکتے ہیں مرا

قبہ کے ذریعے آپ امرا ض کاعلاج بھی کر سکتے ہیں ، مرا قبہ کے ذریعے آپ اپنی گھریلو زندگی کوپر سکون بھی بنا سکتے ہیں ۔

میزبان صاحبہ :درست...

خواجہ صاحب : مرا قبہ کے ذریعے آپ غصے پر کنٹرول حاصل کر سکتے ہیں ،تو یہ ایک پو را علم ہے۔ مکمل مرا قبہ

میزبان صاحبہ :درست ...

خواجہ صاحب : اور یہ مرا قبہ انبیاء کی سبت بھی ہے۔ رسول اللہﷺ نے غار حرا میں مرا قبہ کیا اسی طرح قرآن پاک میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو غوروفکر کیا اللہ کو تلاش کیا وہ بھی ایک طریقہ کی ریسرج سوچ او رتلاش اور مراقبہ کی ضامن میں آتے ہیں ۔

اچھا اس کا مطلب صیحح مطلب اور طریقہ کیا ہے۔ ؟اس پر ذرا‌ہ رو شنی ڈالیں تا کہ ہمیں پتا چلے ؟

خواجہ صاحب : صیحح طریقہ یہ ہے۔ کہ آدمی جو دنیا میں معاملات کر نے کے لئے عارضی طور پر اپنے ذہن کو خالی کر لیں۔

میزبان صاحبہ :اچھا ...

خواجہ صاحب : اور کسی ایک نقطے پر اپنے ذہن کو مر کوزکر دے مثلاً اللہ کے ساتھ تعلق قائم ہو جا ئے تو اللہ کا فرما نے ہے۔ اللہ انا ھو ...اللہ کے دو ستوں کوخوف اور غم نہیں ہو تا تو اب آدمی آنکھیں بند کر کے کچھ پڑھ کرپا کیزہ ہو کے اس بات کر کنسٹریٹ کر ے کہ مجھے اللہ دیکھ رہا ہے۔

میزبان صاحبہ :درست ...

خواجہ صاحب :اللہ تو دیکھ رہا ہے۔ سب کو لیکن ہمارے یقین میں یہ بات نہیں ہے۔ اللہ دیکھ رہا ہے۔ جب تک ہمارے یقین ہم اس میں کامیاب ہو جا ئیں گے اللہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔ تو ہمارا اللہ سے یاک تعلق اور رد قائم ہو جا ئے گا جن طرح اللہ سے رد اور تعلق قائم ہو گا ہماری ہم اپنے معاملات کو اللہ کے اوہر زیادہ سے زیادہ کو شش کر یں گے اور جتنا اللہ سے تعلق قائم ہو جا ئے گا اسی حساب سے آدمی کے اندر سکون کی لہریں دو ڑنے لگتی ہیں اس وقت جوہمارا مسئلہ ہے۔ دنیا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ ہر آدمی بے سکون ہے۔ آسائش کے سامان بے انتہاء ہے۔ آرام کی چیزیں اتنی زیادہ ہو گئی ہیں کہ کبھی ہمارے بزرگوں نے ان کا تصور ہی نہیں کیا تھا لیکن ان سب کے با وجود ہر آدمی بے سکون ہے۔ پر یشان ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ انسان کا اللہ کے ساتھ اللہ کے رسول کے ساتھ پیغمبروں کے ساتھ جو تعلق قائم ہو نا چا ہئے تھا وہ کمی واقع ہو ئی اور یہ مرا قبہ کے ذریعے بڑی آسانی سے ممکن ہے۔ وہ طا قت بر حال ہو سکتی ہے۔۔

میزبان صاحبہ :درست اچھا یہ تو آپ کی ایک کتاب تھی دو کتا بیں اور تھیں پیرو سائکولوجی اور کلر تھراپی ان دو نوں کے بارے میں بھی بتا ئیں کیا کہ اس میں کیا چیز دی؟

خواجہ صاحب :کلر تھرا پی کے بارے میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ ہم نے ہر چیز کو رنگین بنایا یہاں آپ دنیا میں اربونکھربوں چیزیں موجود ہیں جو آپ کی نظروں کے سامنے ہیں ان میں سے ایک چیز بھی آپ بے رنگ نہیں دیکھا سکتے میں نے امریکہ میں میرا یسی پروگرام تھا ٹی وی کا تو میںنے ان کو کہا کہ بھئی لاکھوں آدمی دیکھ رہے ہو نگے میں آپ سے اپیل کر تا ہوںکہ بھئی کوئی چیز بے رنگ آپ مجھے دیکھا دیں اس میں کو ئی ایک سو بیس یا ایک سو پچیس ٹیلی فون آئے لوگوں کے اس میں ایک صاحب نے یہ کہا کہ پا نی بے رنگ ہو تا ہے تو میں نے کہا نہیں پا نی کا تو اپنا رنگ ہو تا ہے پا نی کا تو رنگ ہے اگر پانی کا رنگ نہ ہو تو اس کو پا نی نہیں کہیں گے ۔

میزبان صاحبہ :صیحح...

خواجہ صاحب :تو کوئی چیز بے رنگ نہیں ہے۔

میزبان صاحبہ :بے رنگ نہیں ہے صیحح...

خواجہ صاحب :تو اب ہم بیٹھے ہو ئے ہیں آپ میرا اور اپنا موازنہ کر یں ...جی ...میرے با لوں کا رنگ ،میری آنکھوں کا رنگ ،پتلی کا رنگ ،دوروں کا رنگ،دانتوں کا رنگ ،چہرے کا رنگ ،کھا ل کا رنگ ،نا خن کا رنگ پھر آپ اندر اتر جا ئیے اس کاخلیے پھیپھڑوں کا رنگ ،دل کا رنگ ،تلی کا رنگ پتے کا رنگ ،گردوں کا رنگ ۔

میزبان صاحبہ :اور ہر رنگ جو ہے دوسرے شخص سے دو سرے سے

Different

مطلب اس میں اتنی ورائٹس ہے

خواجہ صاحب : نہیں

Letcher

تو ہے لیکن بات وہ ہے کہ رنگ کے بغیر کوئی چیز ہے ہی نہیں یعنی زندگی جو ... ہے وہ رنگوں کے اوپر چل رہی ہے میزبان صاحبہ :درست

خواجہ صاحب : تو ہم یہ کہتے ہیں کہ سب سے چیز ہی ہے تو رنگوں کے عدم توازن سے آدمی بیمار ہو تا ہے مثلاً کسی آدمی کے اندر سرخ رنگ زیادہ ہو گیااس کو ہا ئی بلیڈ پر یشر ہو جا ئے گا اگر کسی آدمی کے اندر گرین رنگ زیادہ ہو جا ئے ہو سکتا ہے اسے دو رے پڑنا شروع ہو جائیاب کینسر ہے آج کی بیماری کینسر جو ہے اس کا تعلق بھی رنگ سے ہے ۔

... میزبان صاحبہ :اچھا

خواجہ صاحب : تو ہم نے اس کلر تھرا پی میں بتا یا ہے رنگ کی لہریں بھی ہو تی ہیں رنگ کی فریکونسی بھی ہو تی ہے اور رنگ کے توازن کا نام جو ہے وہ صحت ہے اگر رنگ میں توازن ٹوٹ جا ئے گا تو آدمی بیمار ہوجا ئے گا ۔ اچھا اس میں ایسے ہیں جیسے

Vegetable

کے کلر ہیں یا فروٹ کے کلر ہیں وہ لینے چاہئے اس طرح پھول بھی ہیں پھولوں سے بھی علاج ہو تا ہے

... میزبان صاحبہ :درست

خواجہ صاحب : اچھا مرا قبہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی آدمی نے سرخ رنگ کی کمی ہے انیمیا تو ہم اس سے یہ کہتے ہیں تم مرا قبہ کرو سرخ ہو جا ئو گے ۔

... میزبان صاحبہ :اچھا

خواجہ صاحب : کچھ پڑھنے کو بتا ئیں گے اللہ کاکلام

... میزبان صاحبہ :جی

خواجہ صاحب : اور اس کے بعد اس سے یہ کہیں گے آنکھیں بند کر کے بیٹھ جا ئو اور پندرہ منٹ تک تصور کرو ایک سرخ لا ئٹ جس میں آپ بیٹھے ہو ئے ہیں

...میزبان صاحبہ :اچھا

خواجہ صاحب : ساتھ ساتھ اس سے کہیں گے ٹما ٹر کھا ئو چوکندر کھا ئو اور سیب کا رس پئیو یہ صرف کہنے کی بات نہیں ہے یہ میں جو تقریباً جو صحافت میں ہوں اس کو بتیس سال ہو گئے بتیس سال میں میں کسی نہ کسی اخبار سے منسلک ہوں آج کل میں جنگ سے منسلک ہوں سالہ سال ہو گئے میرے مضمون چھپتے ہیں تو میں نے جو اب تک لوگوں کو علاج یا مشورہ دیا ہے پیش کیا ہے اس کا جو ریکارڈ ہے ہمارے پاس وہ اٹھا رہ لا کھ ہے ۔

... میزبان صاحبہ :اچھا

خواجہ صاحب : اٹھارہ لاکھ آدمی کا علاج کر چکا ہوں میںبتیس سال تو اس اٹھا رہ لا کھ کا جو ہم نے ایشو لگا یا تقریباً ہمیں اسی سے بیاسی فیصد کا میا بی ملی ہے ۔

... میزبان صاحبہ :اچھا

خواجہ صاحب : ابھی آپ نے وہ پو چھا تھا کہ نو جوان آپ کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں ...جی

تو نو جوانوں کی جو متوجہ ہو نے کی اٹھا رہ لاکھ جو تعداد ہے یہ ہمیں بتا رہی ہے شہادت فراہم کر رہی ہے نہ نوجوان ہماری طرف متواجہ ہیں اوروہ بھی متوجہ ہیں علاج بھی ہم کر رہے ہیں اور سلسلہ کو ہمارا علاج ہوا جو اٹھارہ لاکھ میں با رہ رہا ہوں وہ بس ہم اتنا ضرور کہتے کہ ساتھ جب ہم لفافہ بھیجتے ہیں اب ہما رااتنا زیادہ خر چہ ہو جا تا ہے تو یہ کلر تھرا پی جو ہے یہ ... ایک فطرتی اور قدرتی علاج ہے جی

اگر آدمی رنگوں کا توازن کر لیں تو وہ بیمار کم از کم ہو گا اس کو زیادہ سے زیادہ پر سکون زندگی گزار نے کہ مواقف فراہم ہو نگے ...جی

میاں بیوی میں والدین میں اولاد میں ذہنی آہنگی ہو گی مثلاً آپ اپنے کمروں میں دیواروں کے اوپر

میزبان صاحبہ :اچھا آپ ابھی نوجوان لوگوں کے بارے میں بتا رہے تھے جو آپ کے لئے علاج کے لئے آتے ہیں ان میں زیادہ تر نوجوان بھی ہو تے ہیاور یہاں یہ بات اب دیکھنے میں آئی ہے کہ جو ہماری جنگ جنریشن ہے ان کامذہب کی طرف بڑا لگا ئو ہو تا جا رہا ہے مطلب یہ محسوس کیا جا رہا ہے تو آپ کا کیا خیال ہے جو لوگ آپ کے پا س آتے ہیں ان میں زیادہ تر نوجوان ہی ہو تے ہیں اور انہیں اور زیادہ ٹریننگ کی اور زیادہ تر بیت کی ضرورت ہے ۔

خواجہ صاحب : نوجوان کی بھی بہت بڑی تعداد ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ نوجوان بچے اپنے گھر میں جو کچھ چا ہتے ہیں انہیں والدین سے رشتے داروں سے نہیں ملتا وہ ان کے گھروں میں عجیب قسم کی افرا تفری فساد میاں بیوی کی لڑا ئی جھگڑا تو اس سے نوجوان بڑے گھبرا تے ہیں ...جی اور دو سری بات یہ ہے کہ جنریشن گیپ جو ہے وہ علم کا ہے نالج کا ہے یہ جو ہمارے زمانے میں اٹھا رہ بیس سال کے بچے کو بھی علم نہیں تھا وہ آج 5 سال کے بچے کو ہے صیحح... تو والدین اب اس بات ہے ہیں ہم ہی ٹھیک تھے ہنا لج کے حصول کاکو ئی کام نہیں ہے۔

میزبان صاحبہ : جنریشن گیپ آگیا ایک دو سرے کو

خواجہ صاحب : تو اتنی زیادہ اب اس میںہ چا ہئے کہ والدین کو اپنی نو جوان نسل کے ساتھ اولا د کے سا تھ نالج کر

Shear

کرنا چا ہئے اور سمجھوتا کم از کم اتنا تو ضرور کر نا چا ہئے کہ جب اگروہ کو ئی بات کر ے سائنس کی کو ئی بات کر ے نظام کی تو والدین کو کم از کم ہاں

ہاں تو کر دیں ان کی تو اتنی بھی نا لج نہیں ہے کہ وہ ان کے نو جوان کو ہاں یا
نہ کہہ دے مثلاً ابھی وہ کہتے ہیں کہ صاحب ابھی زمین ہے پا نی ہے سمندر ہے
اس پر ایک تختہ ہے تختہ پر ایک بیل کھڑا ہے بیل کے سنگ پر ایک دنیا ہے جب وہ
تھک جا تاہے تو وہ ایک سنگ سے دو سرے سنگ پر دنیا بدلتا ہے تو اس کو کہتے
ہیں زلزلہ آگیا ہے

... میزبان صاحبہ :اچھا صیحح ہے بالکل

خواجہ صاحب : اب نو جوان لوگ اسے با لکل نہیں مانتے نوجوانوں نے فزکس
پڑھی ہے سائیکولوجی پڑھی ہے پیرا سائیکو لوجی پڑھی ہے تو یہ کمپو ٹر کی ایج
آگیا ہے تو ہماری طرف ن جوان بہت زیادہ عمر کا بچہ ہے اس کی وجہ یہ ہے
کہ جب ہم بات کر تے ہیں تو سائنس کو سامنے رکھتے ہیں فزکس کی بات کر تے
ہیں نا لج کی بات کر تے ہیں سائیکو لوجی کی بات کر تے ہیں اور نا لج کے بعد
جب کو ئی نو جوان سے بات کی جا تی ہے تو وہی اس کو زیادہ اپیل ہو تی ہے
اور ووہ زیادہ ہماری طرف متوجہ ہو تا ہے۔

میزبان صاحبہ :جی صیحح کہہ رہے ہیں آپ مطلب آپ ان کو

Convens

کر تے ہیں لو جک کے ساتھ

... خواجہ صاحب :موجودہ دور کے علم کے اوپر جی سائنس کے اوپر

میزبان صاحبہ :اچھا آپ سے بات ہو جا ئے خواتین کے رفرنس سے خواتین کے بارے
میں یہ کہا جا تا ہے یا تو وہ زیادہ مذہبی ہو تی ہیںیا با لکل نہیں ہو تی ؟تو
اس کی کیا وجہ ہے کیا ان تک علم نہیں پہنچ پا تا کیا یہ نفسیاتی مسئلہ ہے کیا
اس کی کچھ اور ریزن ہے ؟

نہیں یہ جو ہے نہ خواتین مذہبی نہیں ہو تی یہ صیحح نہیں ہے خواتین ہو تی
ہی مذہبی ہیں مر دوں کے مقابلے میں ہمیشہ خواتین مذہبی زیادہ ہو تی
ہیں ۔

... میزبان صاحبہ :جی ہاں

خواجہ صاحب : اور یہ جو مذہب ملتا ہے اولاد کو ...جی ...یہ ماں سے ہی ملتا
ہے ...صیحح ...ماں جو ہے بچوں کی تربیت کا گہوارہ ہے اب دیکھئے صدقہ
خیرات جتنا ماں کر تی ہے با پ نہیں کر تا ذرا سا بچے کو بخار ہوا وہ پیسے نکال
کر تکیے کے نیچے رکھ دئیے،ذرا سا بچہ بیمار ہے کسی بزرگ کے پاس لے گئی دم
کرا دو ذرا سا کچھ ہوا تو قرآن لیکر بیٹھ گئی ہتو مر دکو تو اس کی فرصت ہی
نہیں ہے معاشرے کے اعتبار سے وہ صبح کو جا ئے گا شام کو آئے گا تو یہ بات
صیحح نہیں ہے کہ خواتین مذاہبی نہیں ہو تی ہی مذہبی ہیں ۔

میزبان صاحبہ :اچھا صیحح چلیں یہ تو اچھا ہے میں ایک یہ بھی بات آپ سے جا نا
چا رہی تھی کہ آپ لیکچرز بھی دیتے ہیں آپ نے بہت کچھ لکھا بھی ہے اور
لوگوں سے بات چیت کر کے ان کے مسائل ڈسکس کر تے ہیان کی پرو بلم جو
ہیں وہ سلو کر تے ہیں ان کو ان کے حل بتا تے ہیں تو آج کا جو دور ہے آج کل
سب ذریعہ معاش کی فکر میں ہے کسی کے پاس اتنا وقت نہیں ہو تا کسی سے
بھی پو چھو جی وقت نہیں ہے وقت نہیں ہے تو کس طرح سے آپ کی یہ چیزیں
لوگوں تک پہنچ پا تی ہیں لوگ ان کو پڑھتے ہیں یا ٹائم نکا ل لیتے ہیں پڑھنے کا

خواجہ صاحب : اب آپ یہ دیکھئے ایک کتاب آپ چھپیں جی اور اگر وہ مقبول نہ
ہو جی تو دو سری کتاب کیسے چھپے گی صیحح میری تو پچیس کتا بیں چھپ گئی
ہیں انگریزی میں تر جمہ ہوگا رو سی میں تر جمہ ہو گیاعربی میں تر جمہ ہو
گا فا رسی میں تر جمہ ہو گیا ساٹھ کتا بچے لکھے گئے اب دیکھئے مقبول ہیں نہ
تو لکھے جا رہے ہیں ۔

میزبان صاحبہ :آپ کا خیال ہے کہ آپ کی با تومیں ایسا اثر ہے یا لوگ ایسے ہی

خواجہ صاحب : نہیں میں لو جک کے ساتھ بات کرتا ہوں لو جک کے ساتھ بات کر
تا ہوں وہ کہتے ہیں جی نو جوان نسل خراب ہو گئی میں کہتا ہوں نہیں
نوجوان نسل نہیں خراب ہو ئی بزرگوں کا جو اپنا کام تھا جو ذمہ دا ریاں تھیں
وہ کم ہو گئی ہیں اب مثلاً ایک آدمی جو نماز ی ہے وہ اکیلا مسجد میں چلا جاتا
ہے نماز پڑھنے اب میں اپنے گھر میں اپنے پو تے کوساتھ لیکر جا تا ہوں نماز پڑھنے
کے لئے تو والدین نے اپنے آپ کو اتنا مصروف کر لیا ہے دنیا میں کہ ان کے پاس
اولاد کے لئے وقت ہی نہیں رہا درست ...تو اس لئے اولاد جو ہے وہ کیا کر ے اس
کی جو ضرورت ہے اس کے جو احساسات ہیں جذبات ہیں اس کو پیار بھی چا ہئے
وہ دو ستی کا ماحول بھی چا ہتا ہے دو سری یہ کہ ہر گھر میں میاں بیوی کا اتنا
فساد بر پاہو گیا کہ وہ اولاد یہ سمجھنے لگی کہ والدین کا تو مقصد ہی یہ ہے
کہ وہ لڑا تے رہیں آپس میں اولا د کے ساتھ ساتھ والدین کی بھی یہ ذمہ دا ری
ہے کہ اپنی اولاد کو وقت دے درست...اور جو ان کو بات کہے اب مثلاً ایک میں
آپ کو بتا تا ہوں ...جی ...ہمارے یہاں ایک کنسپٹ ہے ہر ممکن کو شش یہ کر
تے ہیں کہ بندے اللہ سے ڈرے نہیں اللہ سے محبت کر ے جی بالکل با لکل... تواب
ہمارے یہاں جو بچے ہیں وہ جا کر اسکول میں کہہ دیتے ہیں کہ صاحب اللہ سے
کیوں ڈریں بھئی اللہ سے تو پیار کر نا چا ہئے اللہ سے تو محبت کر نی چا ہئے اب
والدین اس بات کو یا بز رگ ہمارے یا ما حول کے لوگ برا محسوس کر تے ہیں کہ
صاحب اللہ سے تو ڈرنا چا ہئے بھئی اللہ سے محبت کر نی ہے ڈر کا مطلب یہ ہے
اگر آپ اللہ سے محبت کر یں احترام کر یں صیح ...اور اس احترام کی بناپر اللہ
کے جو سارے پسندیدہ کام ہیں وہ سارے کر یں جی ...اب وہ بچے کہتا ہے اللہ
سے کیوں ڈریں جی ...اگر اللہ سے ڈریں تو اس کو آپ سمجھیں بھئی اللہ سے
ڈرنے کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ میاں کو ئی خوفناک چیز ہیں ڈرنے کامطلب یہ ہے

اللہ تعالیٰ نے جن با توں کو کہا ہے اگر تم وہ نہیں کرو گے تو اللہ میاں نا خوش ہو نگے ۔

میزبان صاحبہ :با لکل صیحح آپ نے کہا اللہ تعالیٰ کی ذات تو اتنی شفیق ہے ۔

خواجہ صاحب : شفیق ہے وہ اللہ تعالیٰ فرما تے ہیں میں ستر ما ئوں سے زیادہ محبت کر تا ہوں...

میزبان صاحبہ :با لکل بالکل اچھا ایسی حوالے سے میں یہ با ت کرنا چا ہو گی کہ اسلام کے کن اصولوں اور ضابطوں پر ہمیں عمل کر نا چا ہئے اور خیال رکھنا چا ہئے اور خاص طور پر آج کے دور میں جو لوگ کہتے ہیں کہ وقت نہیں ہے کاموں میںمصروف ہیں برا ئیاں بہت ہیں سوسائٹی میں

Fatalities

اتنی زیادہ

Alebal

ہیں ہمیاتنی صورتیں میاثر ہیں تو کس طرح سے وقت نکلنا چا ہئے مذہب کے لئے کیا کرنا چا ہئے لوگوں کو کو ئی میزبان صاحبہ :ایسی بات

خواجہ صاحب : دیکھئے اسلام کے کن اصولوں پر عمل کر نا چا ہئے اس کا تو یہ ہے کہاسلام کے سارے ہی اصولوں پر عمل کر نا چا ہئے پہلے اسلام کو سمجھنا چا ہئے اسلام کا مطلب ہے سلامتی کا را ستہ جی...تو سلامتی کا مطلب یہ ہے کہ آپ سارے وہ کام کر یں جس سے آپ کو بھی را حت آرام ملے جی ...آپ کی بھی سلامتی یقینی ہو آپ بھی عدم و تحفظ سے با ہر آجا ئیں اور دو سرو ں کے دل میں آپ بس جا ئیں ۔

میزبان صاحبہ :درست اچھا ایک ابھی سوال ہمارے پاس آیا ہے فون آیا ہے سرگودہ سے محمد منیر کا اور انہوں نے مرا قبے سے متعلق بات کر رہے تھے اسی پر انہوں نے پو چھا ہے کہ مرا قبے کا صیحح وقت کیا ہے کس وقت کرنا چا ہئے ؟

خواجہ صاحب : مرا قبہ کر نے کا تین وقت ہوتے ہیں ایک تو رات کو سونے سے پہلے ... ،ایک فجر کی نماز کے بعداور ایک ظہر کی نماز کے بعد

میزبان صاحبہ :اچھا تینوں وقتوں میں صیحح...

خواجہ صاحب : اس کا تعلق اصل میں سورج غروب سورج کا طلوع اور سورج کا زوال ہو نا لیکن ظہر کی نماز کے بعد کا وقت ایسا ہو تا ہے کہ وہ معاش کا وقت ہے اس میں کو ئی نو کر ہے کوئی کا رو بار کر تا ہے ...جی تو اس میں سب سے اچھا وقت جو ہے وہ رات کو سونے سے پہلے کا ہے اچھا ...رات کوسونے

سے پہلے وضو کر کے آپ مرا قبہ کریں مرا قبہ سے پہلے دورد شریف پڑھ لیں
سو دفعہ سو دفعہ یا حیی یا قیوم پڑھ لیں اچھا آنکھیں بند کر کے بیٹھ جا ئیں اب
اگر بیماری سے متعلق مرا قبہ کر نا ہے اچھا کسی کلر تھرا پی سے آپ رجوع
کریں اچھا ...ساری کیفیات ہمیں لیکھ کر بھیج دیں مرکزی مراقبہ ہال کرا چی
کے نا م ہم آپ کو مرا قبہ تجویز کر دیں گے

میزبان صاحبہ :وہ اپنی

Detail

سے آپ کو لکھ دیں اور

Detail

سے آپ کوآپ کے سوال کا جواب جو ہے مل جائے گا

خواجہ صاحب : اچھا یہ ہے کہ آپ مرا قبہ کر نا چا ہتی ہیں سکون کے لئے تو وہ
الگ مرا قبہ ہے صیحح...مرا قبہ کر نا چا ہتے ہیں آپ علم ِغیب کے لئے مطلب یہ
ہے کہ اولیا ء اللہ کی ارواح سے ملا قات ہو یہ بھی ایک اللہ کاغیب ہی ہے جی
بالکل...اور پیغمبرونکی ارواح سے اللہ تعالیٰ مدر فرما ئے تو ان کی زیارت سے
آدمی مشرف ہو جا ئے فرشتے اگر اللہ چا ہے تو وہ بھی کوشش کر یں تو فرشتے
بھی نظر آسکتے ہیں ،جنات سے بھی ملاقات ہو سکتی ہے یہ سا را اللہ کے فضل
کے اوپر ہے جی ...لیکن اللہ کا فضل جو ہے اللہ نے خود کہا کہ میرا فضل تلا ش
کر و اب کچھ نہ کچھ تو کر نا پڑے گا تو یہ مرا قبہ سے آدمی اپنی رو حانی
کیفیات سے بھی واقف ہو سکتا ہے درست ...اپنی روح کو بھی تلاش کر سکتا ہے
مرا قبہ سے کشکول بھی ہو سکتا ہے اگر آپ کے عزیزاقارب رشتہ دار اولیا ء
اللہ نے آپ وہاں پر جا کر قبر پر بیٹھیں اگر آپ کے پریکٹس ہو جا ئے تو آپ ان
کی ارواح سے ملا قات کر سکتے ہیں مثلاً بڑے امام صاحب سے ملا قات کر لیں
خواجہ صاحب سے ملا قات کرلیں،با با فرید سے ملا قات کرلیں ،خواجہ غریب نواز
سے ملا قات کرلیں اچھا ...اور یہ اولیا ء اللہ کی کتا بو ں میں بھرا پڑا ہے کو ئی
ایسی بات نہیں ہے ہم کو ئی نئی بات کہہ رہے ہیں صیحح اس کے تو با قاعدہ
اصطلا حیں بھی مقرر ہیںتو مرا قبہ ایک مکمل علم ہے جو آپ بیماریاں دور کر نے
کے لئے آدمی کر سکتا ہے اچھا ...سکون کے لئے بھی حاصل کر سکتے ہیں ذہنی
ہم آہنگی حا صل کر نے کے لئے بھی حا صل کر سکتے ہیں اور معاورائی دنیا سے
واقفیت کے لئے بھی مرا قبہ کر سکتے ہیں ۔

میزبان صاحبہ :اچھا یہ ایک اور سوال ہمیں آیا ہے تنویر احمد نے اسلام آباد سے
یہ پو چھا ہے کہ تما م شہروں میں آپ نے رو حانی لائبریاں قائم کی ہیں تو اسی
طرح کی کو ئی لا ئبری یہاں اسلام آباد میں بھی ہے ؟

خواجہ صاحب : اسلام آبا دمیں بھی ہے اور ہم نے اصل میں بات یہی تھی ہم نے
یہ علم کو پھیلا نے کے لئے لا ئبریوں کا ایک جال بچھایا ہے جی جی اس کی تعدا د
اب تک ساٹھ ہو گئی ہے۔اچھا اس میں ہم

Letcher

فرا ہم کر تے ہیں درست ...اپنا

Letcher

بھی فراہم کر تے ہیںاور تصوف کے بارے میں جو اولیا ء اللہ کی کتابیں ہیں
مشہور معاروف ہیں شاہ والی اللہ صاحب ہیں اس قسم کی جتنی کتا بیں جو
رو حانیت سے متعلق ہیجا نالج فراہم کر تی ہیں وہ بھی ہم اپنی لا ئبریوں میں
رکھتے ہیں اور لوگوں کو بھجی بتا تے ہیں ۔

میزبان صاحبہ :اچھا آپ نے نماز کے بارے میں ایک کتاب لکھی ہے نماز ظاہرہ بہت
ضروری ہے مسلمانوں کے لئے بہت چھوٹی عمر میں فرض ہو جا تی ہے اور جو
لیٹر ریسرچ ہے وہ یہ کہتی ہے جو لوگ پا نچ وقت کی نماز پڑھتے ہیں وہ بہت
اچھی صحت مند زندگی گزارتے ہیں بہت ساری بیماریاں جو ہیں وہ ان کے قریب
نہیں آتی سائنس کے

Point

سے اگر ہم دیکھتے ہیں تو آپ ان لوگ کو جو اس چیز کو زیادہ نہیں سمجھ پا تے
کہ نماز کے کیا فا ئدے ہیں تو کچھ

Detail

آپ بتا ئیں ؟

خواجہ صاحب : یہ رو حانی کتا ب میں نے اس کی بنیاد پر اللہ کی دی ہو ئی تو
فیق کے ساتھ کی ہے اس میں نماز کے بارے میں یہ ہے کہ نماز ایک مکمل ضابطہ
حیات ہے پہلی بات تو یہ سمجھنے کی ہے رسول اللہ ﷺ نے جو نماز کا طریقہ بتا
یا ہے اس طریقے میں انسانی اعضاء کی تمام حرکات آگئی۔مثلاً ہاتھ اٹھا نا ،ہا
تھ با ندھنا ،ہا تھ کھولنا ،جھکنا ،کھڑے ہو نا ،سجدے کر ناتو یہ ایک اس میں یہ
صورت ہے کہ آپ زندگی میں کچھ بھی کر تے رہے آپ کا ذہن اللہ کے ساتھ
وابسطہ ہے ۔اگر آپ نے صیحح نماز قائم کی ۔دو سری بات یہ ہے نما ز مکمل
اکثر سائنس ہے جی اگر کوئی آدمی صیحح معنوں میں سجدے کر لے اور
صیحح معنوں میں رکوع کر لے اصل میں ہم نماز اٹھک بیٹھک میں ختم ہو جا تی
ہے اگر نماز میں اگر آپ رجوع صیحح کر لیںصیحح طریقے سے اپنے گھٹنے
پکڑیں اور اس کی ٹانگوں میں پو ری طرح کھنچا ئو ہو کمر سیدھی ہو تو

میزبان صاحبہ :اچھا تو یہ ریسرچ با لکل درست ہے کہ واقعی انسان ایک بہت اچھی

خواجہ صاحب : اب ایسی رو حانی کتاب میں میں نے لکھا ہے کہ ابھی لاکھوں کروڑ آدمی دیکھ رہے ہو نگے اور ایک کام کرو جتنے بھی ہا ئی بلیڈ پر یشر کے مریض ہیں وہ پا نی سے وضو کر یں ٹھنڈے پا نی سے اچھا ...اگر ان کا بلیڈ پر یشر کم نہ ہو تو مجھے کیونکہ تجربہ کیا

میزبان صاحبہ :چلیں یہ تو بہت اچھا ہے ۔

خواجہ صاحب : تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وضو ہا ئی بلید پر یشر کا مکمل جیسے سو اس کی جو دیکھا تے ہیں

MG

کی ایک وضو آپ کا کام کر ے گی آپ کرکے دیکھ لیں تجربہ کر لیں اچھا ظہر کی نماز آپ اگر پڑھیں گے جی...ظہر کی نماز پڑھنے والے بندے کواگر وہ صیحح سجدے کر لے تو زمین کی ایک حرکت ہو تی ہے یعنی محوری گر دش تو جب آدمی تجزیہ کر تا ہے ظہر کی نماز میں تو زمین کی جو درج ہے جس پر زمین چل رہی ہے جی اس کے اند ر سے ایک مخصوص قسم کی لہریں آدمی کے ما تھے میں جمع ہو تی ہیں اس آدمی کو مرگی نہیں ہو تی اچھا ...عشاء کی نماز پڑھنے والے بندے جو ہیں ان کو ہمیشہ اچھے سچے خواب نظر آتے ہیں نیند گہری آتی ہے ان کو خوابوں میں بشا رت ہو تی ہے درست ...اچھا اسی طرح مغرب کی نماز پڑھنے والوں لو گوں کی اولاد ہمیشہ سعادت مند ہو تی ہے اس کتاب میں پو ری ڈیٹیل ہے ۔

میزبان صاحبہ :اچھا اچھا یہ ایک اور سوال آیا ہے آزاد کشمیر سے پرو فیسر را ٹھور انہوں نے پو چھا ہے کہ ٹیلی پیتھی کیا ہے؟اس کے با رے میں کچھ بتا ئیں ؟

خواجہ صاحب : ٹیلی پیتھی کا

Concept

ہے وہ آج کل یہ ہے کہ الفا ظ کو استعمال کئے بغیر خیال کے ذریعے اپنی بات دو سرے تک پہنچا نا مثلاً اب جیسے میں کچھ سوچتا ہوں آپ اسے سمجھ جا ئیں گی میں نے ہونٹ ہلا ئوں نہ زبان سے کو ئی لفظ ادا کروں۔اچھا ...تو اس کو انتقال خیال بھی کہتے ہیاچھا ...ٹیلی پیتھی کا مطلب یہ ہے کہ بغیر گفتگو کئے ہو ئے بغیر فا صلے کا تعین کئے ہو ئے جی مثلاً یہاں بیٹھ کر کو ئی آپ کی سہلی ہے امریکہ میں آپ یہاں بیٹھ کر خیال کر یں آپ کی سہلی وہاں سن لے گی آپ کیا کہنا چا ہتی ہیں اس کے لئے مرا قبہ کی مشقیں کر ائی جا تی ہیں اچھا ا س کے لئے بھی مرا قبہ کی مشقیں کی جا ئیں گی یہ ٹیلی پیتھی سیکھئے جو کتاب ہے

اس کے اندر آٹھ مہینے کا کو رس ہے اور ہر مہینے کاالگ مرا قبہ ہے الگ ہر
مہینے کی پرکٹس ہے جب آدمی اس میں کامیاب ہو جا تا ہے اس کے بھی بہت
شا گردہیں جب یہ کامیاب ہو جا تا ہے تو وہ اپنے خیالات کے ذریعے دو سرے کو
مطلع بھی کر دیتا ہے اور دو سروں کے خیالات پڑھ بھی لیتا ہے درست ...مثلاً آپ
بیٹھی ہو ئی ہیں آپ کی سہلیاں آئی ہو ئی ہیں اب آپ کی بہن آجا تی ہے
کمرے میں آپ اس کو اشا رہ سے دیکھتی ہیں کہ بھئی یہاں نہ آئو آپ نے گر دن
ہلا تی ہیں نہ زبان استعمال کر تی ہیں وہ آپ کی بہن سمجھ جا ئے گی وہاں
سے چلی جا ئے گی اچھا ...کبھی تجربہ کر لینے اچھا صیحح تو اس کا مطلب ہے
ٹیلی پیتھی کی صلاحیت بھی موجود ہے

میزبان صاحبہ :صرف پرکٹس کی ہے

خواجہ صاحب : جیسے یہ جانور ہیں یہ سب خیالات کے ذریعے گفتگو کر تے ہیں
ہم چو نکہ زبان بو لتے ہیں لفظ بو لتے ہیں اس لئے ہم اس سے دور ہو گئے
لیکن اگر ہم یہ پرکٹس کر تو انتقال خیال کی صلاحیت ہمارے اندر موجود ہے ہم
اسے استعمال کر کے فا ئدہ اٹھا سکتے ہیں ۔

میزبان صاحبہ :سوال تو ہمارے پاس بہت ہیں دل کر رہا ہے آپ سے با تیں کئے
جا ئیں کیوں کہ بہت ہمیں اچھی معلومات مل رہی ہے اور نئی چیزوں کا پتاچل
رہا ہے اور کول بھی آرہی ہیں لیکن چو نکہ ہمارے پاس پروگرام میں وقت تھوڑا
ساکم ہے اس لئے انشا اللہ پھر کبھی آپ کو

inwhit

کریں گے اور آپ سے مزید معلومات لیں گے بہت بہت شکریہ آپ ہمارے پروگرام
میں تشریف لا ئے ۔

خواجہ صاحب : اب لوگوں نے مجھے اس

Studio

میں بلا یا اور نا ظرین کے سامنے مجھے کچھ کہنے کا مو قعہ فراہم کیا اس کے
لئے میں آپ سب کو بہت شکر گزار ہوں

... میزبان صاحبہ :جی

Thank you very much

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 51

Track 2

Time 22:25

حج اللہ کی قربت کا ذریعہ ہے ؟

بسم اللہ ...

تلا وت سورة القرآن شریف ...ولم جعلنا علہیم

نا ظرین اسلام کے حوالے سے جو کو ئی با ت کر تے ہیں تو منشا ء یہ ہو تا ہے کہ
اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس نظام حیات میں وہ تمام با تیں موجود
ہیں کہ انسان کس طرح زندگی گزارے ظا ہرے وسائل کو کس طرح استعمال کر
ے اور ظا ہر کے ساتھ ساتھ اس کے اندر جو با طنی حواس ہیں ان کو کس طرح
بیدا ر کر ے اسلام کے ارکان میں نماز ،رو زہ،حج ،زکوة جب ہم ان ارکان پر غورو
فکر کرتے ہیں تو ہمیں اس بات کا بہت اچھی طرح اندازہ ہو جا تا ہے کہ اسلام
کی تعلیمات میں اور اسلام کے ہر رکن میں اجتما عیت موجود ہے مثلاً جب ہم
نمازوں کا تذکر ہ کر تے ہیں تو پا نچ وقت نمازوں کا تعین اور نمازوں کا پڑھنا
مساجد میں اجتماعی حیثیت سے پھر مسجد میں دو چا ر جا نے مسجدوں میں
اکھٹا ہو نا اس کے بعد عیدین کی نماز پھر رو زہ رو زے میں آپ اس قدر اجتما
عیت دیکھتے ہیں اور اس اجتما عیت میں اپنا وقت لگا تے ہیں کہ جس کی کہی
کو ئی گھس میں دنیا میں جگہ وصال نہیں ہو تی مثلاً فجر کی آذان کے وقت اگر
کسی شہر میں ڈیڑھ کروڑ آدمی ہے تو وہ اجتما عی طور پر جینا شروع کر دیتا
ہے کسی ملک میں اگر پندرہ کروڑ آدمی ہے تو وہ ایک آذان کے بعد ہر حلال چیز
جس کی اللہ نے اسے اجا زت دی ہے اللہ کی حکم کی تعمیل میں کھا نا پینا بند
کر دیتا ہے وہ افطار کا وقت ہو تا ہے ایک آذان ہو تی ہے تو کروڑوں آدمی ایک
ساتھ خوش ہو کر اللہ کا دیا ہواکھا تے ہیں اسی صورت حج بھی ہے زکوة بھی
ہے زکوة کے بارے میں یہ بات غوروفکر کر یں گے اس کا بھی اجتما عی فا ئدہ ہے
غریبوں کی مدد کر نا یا مسکین کی مدد کر نا اسی طرح حج بھی ایک رکن ہے
اور اس میں بھی ہر ہر قدم پر آپ کو اجتما عیت اختیار کر نا پڑھتی ہے پچیس لا
کھ آدمی ایک جگہ جمع ہو کر ایک وقت نماز بھی ادا کر تے ہیں ایک وقت مناسق
حج بھی پو رے کر تے ہیں تو ہم یوں کہیں گے کہ ا سلام ایک مکمل نظام حیات ہے
جس نظام حیات میں اجتما عیت کو اہمیت دی گئی ہے اور انفرا دی اعمال کو
اس طرح اگر اس میں خود غرضی ہو اور وہ اللہ اور اللہ کے رسول اللہﷺ کے
احکام ورزی ہو اس کو منا کیا گیا ہے حج کا فلسفہ میرے نزدیک یہ ہے کہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اگر تلاش ہو اللہ کی تو انہوں نے اللہ کو
ڈوھونڈنے کے لئے جو طبعت اختیار کی اس میں ایک طریقہ قرآن میں بیان ہوا
ابھی آپ کے سامنے آیتیں پڑھی ہیں ان ستاروں کو دیکھا کے اللہ ستارے ہیںیہ میرا
رب ہیں ،پھر چا ند کو دیکھا پھر سورج کو دیکھا اس کے بعد اللہ کو انہوں نے پا
لیا اور مشرکوں سے اس بات کا اظہیار فرما یا کے میرا دین جو ہے وہ اللہ کے تو
حید پر قائم ہے ہاور میرا واحد خالق ما لک اللہ ہے پھر حضرت ابرا ہیم علیہ
السلام نے خواب دیکھا کی اپنے بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں اور بچے کو انہوں نے ذبح
کر دیا اسی صورت میںحضرت حجرہ علیہ السلام کو ایسی جگہ چھوڑ آئے جہاں
نہ کھیتی تھی نہ پا نی تھا نتیجہ میں آب زم زم کا کنواں یا چشمہ جا ری ہوا اور
حضرت حجرہ علیہ السلام نے بچے کی پیاس کے تقاضہ کے تحت تلاش میں پانی
کیادھر ویدھر دو ڑیں سفر تک وہ آنے والی نسلوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک
بہترین عمل قرار دیا کہ یہ جو اسلام ہے اسلام اجتما عیت کے علاوہ ہمیں دو
سرا درس نہیں دیتا حج کے ارکان اب دیکھئے طباق سب اکھٹے ادا کر تے ہیں
صحبیں سا رے اکھٹے ہو تے ہیں کنکیریاں ما ری جا تی ہیں شیطانوں کو وہاں
بھی اکھٹے ہو تے ہیں تو یہ جو اسلام کے ارکان ہیں جب اس پر غو رو فکر کر یں
تو ایک ہی با ت ملے گی کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے یہ چا ہتے ہیں کہ ان کے
اندر تفرکہ نہ رہیں ان کے اندر انفرادی سوچ نہ ہو ہان کے اندر اللہ کے لئے اللہ
کے رسول اللہﷺ کے لئے اپنے قوم کے لئے اپنے خاندان کے لئے کس طرح مطلق ہوں
اسی بات کو اللہ تعالیٰ رسی کو متحد ہو کر مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو اورآپس
میں تفرکہ نہ ڈالو مسلمانوں کی موجودہ جو زبو حالی ہے اور مسلمانوں کی جو
موجودہ ذلت اور رسوائی ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں سے
اجتما عیت ختم ہو گئی اگر مسلمانوں میں اجتما عیت ختم ہو گئی تو اللہ کو پتا
ہے کیا ہو نا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انا اللہ لا یغرو...جب قومیں اپنی
تبدیلی نہیں چا ہتی تو اللہ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیتا ہے حج میں ہم طواف
کر تے ہیں ساتھ طواف کر تے ہیں صیحح پر بھی ہم ساتھ چکر لگا تے ہیں الحمد
اللہ مجھے بھی ایک دفعہ حج کااتفا ق ہوا آپ سب حضرات جو گئے اور جو نہیں
گئے اللہ انہیں وہاں لیجا ئے میںنے وہاں اس با ت پر غور کیا کہ جب ہم طواف
کر تے ہیں تو ہم انٹی کلاک وائس گھومتے ہیں اور جب ہم سعید کرتے ہیں تو
کلاک وائس گھومتے ہیں تو انٹی کلاک وائس گھومنا اور کلاک وائس گھو منا جب
اس پر مزید غور کیا گیا تو میری سمجھ میں یہ بات آئی کہ انسان کیوں کہ رو
شنی سے مرتب ہے رو ح سے مر اب ہے یہ جومنفی اور مثبت چا رج کا عمل ہے
سعید کر تے ہیں تو کلاک وائس ہم چکر لگاتے ہیں تو سائنسی اعتبار سے اگر اس
پر غور کیا جا ئے اس کو بیان کیا جا ئے تو اس کے لئے بہت بڑا ہمیںوقت چا ہئے
اور وقت ہمارے پاس لا محدود ہے دو سری صورت حج میں حضور پاکﷺ کی
زیارت ہے وہا ں بھی یہی صورت ہے کہ آپ اللہ اور اللہ کے رسول اللہﷺ سے
قربت کے لئے سفر کر یں اللہ اور اللہ کے رسول اللہﷺکی قربت کے لئے وہ اعمال

و اشکال انجام دیں جس کا آپ کا اللہ سے رد اور تعلق قائم ہوےہم یہاں بیٹھ کر
نماز پڑھتے ہیں یا قا ئم کر تے ہیں تو خانہ کعبہ کی طرف ہمارا منہ ہو تا ہے
لیکن اللہ تعالیٰ نے حج فرض کر کے ہمارے لئے یہ مو قعہ فراہم کیا ہے کہ ہم بہ
ذات خود اللہ کے گھر پہنچ جا تے ہیں اور ہماری نظر اللہ کے گھر پر ہو تی ہے
جو لوگ صاحب نظر ہیں جو لو گ صاحب مشا ہدہ ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ
خانہ کعبہ کو جب دیکھتے ہیں تو اکثر لوگوں کی یہ کیفیت ہو تی ہے تو ہ یہ
محسوس کر تے ہیں کہ اللہ ہمارے قریب ہے وہ اللہ سے قربت کا احساس اپنے
اندر اجا گر رہتا ہے میرا ذاتی تجربہ یہ ہے کہ خا نہ کعبہ کے پر دے سے اگر آپ
لگ کر کھڑے ہوں یا سینہ لگا لیں یا ہا تھ لگا لیں پیشانی رکھ لیں تو آپ دیکھئے
گا کر نٹ کی طرح وائبریشن ہو تا ہے اور آدمی کی پو ری با ڈی میں کر نٹ
دوڑتا ہوا محسوس ہو تا ہے تو جب میں نے اس کا تجر بہ کیا تو مجھے تجسس
ہوا کہ کو ئی ساتھ ہے یا میرا وہم ہے تو میں نے وہاں مو جو د احباب تھے تقریباً
دس آدمی سے میں نے پو چھا کہ بھئی جب خانہ کعبہ سے ملتے ہیں کھڑے ہو تے
ہیں سینہ لگا کر یا پیشانی لگا کر یا ہا تھ لگا کرآپ دیکھئے کرنٹ کیسے دوڑتا ہے
تو دس میں سے آٹھ آدمیوں نے یہ کہا صاھب ہمارے ساتھ یہ ہوا تھا پھر ان دو
آدمیوں کو ہم نے کہا بھئی تم بھی کو شش کرو با ر بار خانہ کعبہ سے آخر
انہوںنے بھی کہا ہاں صاحب اندر کر نٹ دوڑتا ہوا نظر آتا ہے اس سے یہ ثابت
ہوا اللہ تعالیٰ کی تجلیات کا خانہ کعبہ کے اوپر جو نزول ہو تا ہے تو اللہ تعالیٰ
کی تجلیات کی جو لہریں ہیں اسی صورت سے جب ہم سعید کر تے ہیں یہ جتنے
بھی کنواں ہیں یہ حجرہ کی طرف منتقل ہو جا تے ہیں حضرت حجرہ اس طرح
بھا گی اور بر حال پوری فلم کا ایک نقشہ آدمی کے سامنے آجا تا ہے تو یہ حج کا
فلسفہ میرے ذہن میں تو یہ آتا ہے کہ حج ایک ایسا رکن ہے کہ جس کو پو را کر
نے سے انسان کے اندر اللہ تعالیٰ کی قربت روح ایجاز اجا گر ہو جا تا ہے جس کے
بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا نحن اقرب علیہ ...میں تمہاری رگ جان سے زیادہ
قریب ہوں اسی صورت سے انسان کے اندر یہ احساس ہے کہ اللہ کے گھر میں
آگیا اللہ کا مہمان ہوں اللہ کا بندہ ہوں اللہ میرے سامنے ہے اللہ کا گھر میرے
سامنے ہے پھر وہ ذہن میں آتے ہیں وفی انفسکون...اللہ تعالیٰ فرما تے ہیں میں
تمہارے اندر ہوں تم مجھے دیکھتے کیوں نہیں ہو اس کے بعد اگر آپ اور گہرائی
میں جا ئیں اور اپن ے جسم سے رو ح کے اندر اتر جا ئیں اپنی ذات میں اتر جا ئیں
تو پھر یہ ادراک ہو تا ہے ازل میں میری روح اللہ کے سوچ میں ہے اللہ نے کن
کہا فیکون ہو گیا پو ری کائنات بن گئی اللہ تعالیٰ نے کہا الست بر بکم میں تمہا
را رب ہوں کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو روح نے اللہ کی آواز سنی اور اللہ
کی آواز سن کر اس آواز کی طرف متوجہ ہو ئیں اللہ کو دیکھا اور اللہ کی
صفات کو دیکھا اور اللہ کو دیکھنے کے بعد روحو ں نے اس بات کا اقرار کیا قالو
البلیٰ...جی ہاں ہم اس بات کا عہد اور اقرار کر تے ہیں کہ آپ ہمارے رب ہیں
کیوں کہ ہمارے روح اللہ کو دیکھ چکی ہے ہماری روح اللہ کی آواز سن چکی

ہے ہماری روح اللہ کی ربوبیت کا اقرار کر چکی ہے خانہ کعبہ میں جب ہمیں
ذہنی یکسوئی حاصل ہو گی اور ہمارا ذہن دنیا سے ہٹ کر اور عارضی دنیا سے
ہٹ کر دنیا وی معاملات سے ہٹ کر اپنی روح کی طرف منتقل ہو تا ہے انوار و
تجلیات میں منتقل ہوتا ہے تو ہمارے اندر ایک یقین کا پٹرن بن جاتا ہے تو ہم
اللہ کو دیکھ چکے ہیں ہم اللہ کی آواز سن چکے ہیںاور ہم اللہ کی آواز سن کر
اللہ کو دیکھ کر اللہ کی ربوبیت کا اقرار کر چکے ہیں اور یہ اس لئے ہوتا ہے ہم
اس وقت وہاں موجود ہو تے ہیں کہ جہاںاللہ موجود ہو تا ہے اللہ تو ہر جگہ
موجود ہیں لیکن کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ شریف کو اپنا گھر قرارد یا ہے
تو اللہ تعالیٰ کا جو گھر اللہ تعالیٰ کی تجلیات کا نزول ہو تا رہتا ہے اور انواراور
رو شنیاں اس میں با رش کی طرح بر ستی رہتی ہیں تو جب انسان وہاں پہنچ
جا تا ہے تو اس کہ اندراس کی روح کہ اندر ایسی با لیدگی پیدا ہو جا تی ہے کہ
اس کا رشتہ اللہ سے ہوجا تا ہے اور اسے مرتبہ احسان حاصل ہو جا تا ہے
رسول اللہﷺ کا ارشاد ہے کہ مومن کو مر تبہ ا حسان حاصل ہو تا ہے مرتبہ
احسان یہ ہے کہ بندہ دیکھئے کہ میں اللہ کودیکھ رہا ہوںاور مرتبہ احسان کاایک
درجہ یہ ہے کہ بندہ اس بات سے واقف ہو اس بات کو جا نتا ہوحج بھی اللہ نے
بنا یا ہے حج میں ایک بہت بڑی عام چیز ہے وہ ایثار ہے قربانی ہے حضرت
ابراہیم علیہ السلام کی عمر پچیا سی سال بتا ئی جا تی ہے روایت میں پچیاسی
سال میں حضرت اسمائیل علیہ السلام پیدا ہو ئے اب آپ اندازہ لگا ئیے کہ
پچیاسی سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے جس بندے کو بیٹا عطا کیا ہو اور اللہ
تعالیٰ نے فرمایا کہ بھئی قر با نی کر دو حضرت ابرا ہیم علیہ السلام نے اس
خواب کی تعبیر میں اپنے بیٹے کی قربانی کر دی اس سے بڑا ایثار دنیا میں کو ئی
نہیں ہوسکتا خواب کی اہمیت بھی حضرت ابرا ہیم علیہ السلام کہ فلسفہ پر
اہم ہے تو اللہ تعالیٰ یہ فرما رہے ہیں ہمیں ابرا ہیم سے خواب میں دیکھا یا کہ
اپنے بیٹے کو ذبح کر دو وہاں یہ بات نہیں ہے ہم نے ابرا ہیم سے کہا کہ اپنے بیٹے
کو ذبح کرو تو اس وقت خواب کی اہمیت ظا ہر ہو تی ہے یعنی انسان کی
زندگی کا وہ رخ جس کو ہم با طنی رخ کہہ سکتے ہیں یا وہ رخ جس کو ہمارے
سائنس داں لا شعور رخ کہتے ہیں ایسا رض ہے کہ جس رخ میں انسان جو بھی
دیکھتا ہے اگر اس کا ذہن انوار و تجلیات سے معمور ہے تو وہ دیکھنا اسی طرح
دیکھنا ہو تا ہے جس طرح ہم بیداری میں دیکھتے ہیں تا کہ انسان حضرت یو
سف علیہ السلام خوش نبوی بھی ہے تو یہ حج جو ہے ہمیں اسی جگہ لیجا کر
کھڑا کر دیتا ہے جہاں ہم ادا کر تے ہیں کہ جہاں ہمارا رشتہ برا ہ راست اللہ
سے قائم ہو جا تا ہے صرف اتنا کر نا ہے جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں حج کی سعادت
عطا فرما دی تو ہمیں اللہ کہ غیب پر یا قرآن شریف کو سامنے رکھ کر اللہ کو
یکسوئی کہ ساتھ تلاش کر نا ہے ساتھ ساتھ مدینہ منوارہ جب ہم جا تے ہیں تو
وہاں رسول اللہﷺ کہ مزار اقدس پر حاضر ہو تی ہے مزار اقدس کا بھی یہ ہے
کہ بے شمار واقعات ہمارے اسلاف کہ ہمارے بزرگوں کیکتا بوں میں موجود ہے

کے رسول اللہﷺ کے زیارت مشرف میں رسول اللہﷺ نے ان کے اوپر انعام و
اکرامات کی با رش بر سائی تو حج کے فلسفے میں بنیا دی بات جو ہے وہ ایثار
اور قربانی ہے اور جب انسان ایثار اوار قربانی سے واقف ہوجا تا ہے اور اہثار
اور قربانی سے عمل دار اس کا ہو جا تا ہے تو ا سکے اندر حضرت ابراہیم علیہ
السلام کی جو طرز فکر ہو جا تی ہیں جس طرز فکر کو دین آگیا اور دین علیم
ہی اسلام ہے اور اسلام ہے سلامتی کا مذہب ہے حا ظرین اور نا ظرین میں نے
آپ حضرات کے سامنے جو معروضات پیش کی میں نے جو دیا ہے اللہ تعالیٰ اسے
قبول فرما مجھے اور آپ کو اس پر عمل کر نے کی تو فیق عطا فرما اور
مسلمانوں کے اندر سے جو تفکر نکل گیا ہے، مسلمانوں کے اندر سے جو ریسرج
نکل گی ہے اس پر ہمیں عمل کر نے کی جدو جہد کر نے کی اور صیحح کر نے کی
تو فیق عطا فرما ئے ساتھ ساتھ یہ ہے کہ جیسے میں نے ابھی آپ سے یہ عرض
کیا ہے کہ ا سلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور اجتما عیت ہے اللہ تعالیٰ
تفرکوں سے نجات عطا فرما ئے اور اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھا منے
کی تو فیق عطا فرما ئے اور اللہ تعالیٰ ہمیں ہرمصیبت سے ہر شر سے تفرکوں
سے محفوظ فرما ئے آپ سب حضرات تشریف لا ئے آپ کا بہت شکر یہ ہےاختتام